احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 29 ستمبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 29 ستمبر 2001ء، 11 رجب 1422 ہجری- 29 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 222

دعا سے شفا

حضرت سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں مجھے پنڈلی پر بہت بڑا زخم لگا- لوگ اٹھا کر مجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لائے تو آپ نے دعا کر کے تین دفعہ پھونک ماری تو وہ زخم اسی وقت اچھا ہو گیا- اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زخم آیا ہی نہیں-

(صحیح بخاری کتاب المغازی- غزوۃ خیبر حدیث نمبر 3884)

جلسہ جرمنی کے موقع پر خواتین سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب- 25 اگست 2001ء

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا

بچے کو ابتداء ہی سے کہنا ماننے کی عادت ڈالنی چاہئے

حضرت مسیح موعود بچوں سے محبت محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے تھے

قسط نمبر 2 آخری

حضرت مسیح موعود کی بچوں سے محبت

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی سیرت میں سے بعض واقعات بھی بیان فرمائے - حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بچوں کو گود میں اٹھائے گھر سے باہر تشریف لے آیا کرتے تھے- سیر پر بھی بچوں کو اٹھائے لے جاتے- کچھ دور جا کر کسی خادم کو دے دیتے اور بچے کی خواہش کو بھی پیش نظر رکھتے- محترمہ صاحبزادی امتہ النصیر کی وفات پر جنازہ اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور کافی دور تک لے گئے-

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں میں نے کئی بار دیکھا کہ بچوں نے حضرت مسیح موعود کو چارپائی پر اس طرح بٹھا رکھا ہے کہ آپ پائنتی کی طرف بیٹھے ہیں- اور بچے اپنی دھن میں مینڈک چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں- اور حضرت اس ذوق وشوق سے سن رہے ہیں گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہو- حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف تھے- بچے جتنی بھی ضد کریں نہ مارتے نہ ان کو جھڑکتے نہ سختی کا اظہار کرتے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا بچوں کو اچھی کہانیاں سنانی چاہئیں- حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کو بچوں کو اچھی کہانیاں سنایا کرو- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں بھی اپنے بچوں کو خود ہی بنا بنا کر کہانیاں سنایا کرتا تھا اس سے بچوں کی اردو بھی اچھی ہو جاتی ہے اور سنت پر عمل بھی ہو جاتا ہے-

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے اپنے ایک بچے کو ایک غلام تحفہ دیا ہے- آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ہر بچہ کو دیا ہے- میں نے عرض کیا نہیں! حضورؐ نے فرمایا تحفہ واپس لے لو- اللہ سے ڈرو اولاد سے انصاف کا سلوک کرو بعض بچے دوسروں سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں- ان سے زیادہ پیار نہ کرو- سب بچوں سے یکساں پیار کرو-

بچوں کو بدنی سزا نہ دو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعود بچوں کو بدنی سزا دینے کے سخت مخالف تھے- سکولوں میں اس بارے میں سختی سے ہدایت تھی کہ بچوں کو مارا نہ جائے- تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جب پتہ چلتا کہ کسی استاد نے بچے کو مارا ہے تو اس امر کو سخت ناپسند فرماتے آپ کے متواتر احکامات تھے کہ بچوں کو نہ ماریں- بچے خدا کے حضور تو مکلف نہیں تمہارے ساتھ کیونکر مکلف ہو سکتے ہیں-

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ مجھے آنحضرتؐ نے کسی کام سے بھیج دیا- مجھے واپس آتے آتے دیر ہو گئی اور میں تاخیر کے ساتھ اپنی والدہ کے پاس پہنچا اور بتایا کہ اس وجہ سے دیر ہو گئی تھی- میری والدہ نے دریافت کیا کہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا کہ یہ راز کی بات ہے- میری والدہ نے کہا کہ حضورؐ کا راز کسی کو نہ بتاؤ- میں نے والدہ سے کہا کہ اگر راز کی بات میں کسی کو بتا سکتا تو تجھے ضرور بتاتا-

نماز کی نصیحت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کی عمر کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی تاکید کیا کرو- جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو ان پر سختی کرو- حضرت صاحب نے فرمایا اس سے مراد معمولی سختی ہے- مثلاً معمولی طور پر تھپڑ مار دیا اس سے زائد نہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بارہ سال کے بعد کسی سختی کی اجازت نہیں معاملہ خدا پر چھوڑ دو- اس کے بعد تمہاری دعائیں ہیں جو بچے کے کام آئیں گی-

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر گیا- نماز کا وقت ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا- اس پر آنحضرتؐ نے مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اولاد کا زیادہ پیار بھی فتنوں میں ڈال دیتا ہے- اپنی حالت میں پاک تبدیلی اور اولاد کے لئے بھی دعائیں کرتے رہو-

اولاد کی خواہش نیکی کے لئے کریں

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد

مسلسل صفحہ 2 پر

اعلان برائے حفاظ کرام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ماہ صیام نومبر کے دوسرے عشرے میں شروع ہو رہا ہے-

لہٰذا وہ حفاظ کرام جو مرکز کے زیر انتظام جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے خواہشمند ہوں وہ 31- اکتوبر تک نظارت ہذا کو اپنے نام و پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں- اسی طرح جو جماعتیں ماہ صیام میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کا مطالبہ کرنا چاہتی ہیں وہ بھی اپنی درخواستیں 31- اکتوبر تک نظارت ہذا میں پہنچا دیں-

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

برائے توجہ خدام الاحمدیہ

(ارشاد حضرت مصلح موعود)

"پس میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے وہ اب وعدے لکھوائیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہو زیادہ سے زیادہ قربانی کریں-"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆-☆-☆-☆

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل ضلع سیالکوٹ بھجوا رہا ہے-

اغراض دورہ درج ذیل ہیں-

(i) توسیع اشاعت الفضل اور نئے خریدار بنانا-
(ii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی-
(iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی-

امراء، صدر صاحبان - عہدیداران اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

پیش فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جب تک اولاد کی خواہش اولاد کی نیکی کے لئے نہ ہو اس وقت تک ایسی خواہش بالکل فضول ہے۔ اور ایسی اولاد الباقیات الصالحات کی بجائے باقیات سیئات کہلاتی ہے۔ ایسی اولاد نیکی کے ساتھ باقی نہیں رہے گی جب تک خود اپنی حالت میں اصلاح نہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں وہ جان لیتے ہیں کہ ماں باپ کو تو بدی سے محبت ہے اور ہمیں نیکی کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایسا شخص اگر صالح متقی اولاد کی خواہش کرتا ہے تو وہ کذاب ہے۔ پہلے خود صالح بنو اور پھر اولاد سے اس کی خواہش کرو اگر اولاد کی خواہش اس امر کے لئے ہے کہ میرا نام باقی رہے تو ایسی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔

بچوں سے محبت اللہ کے لئے

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود ایسی محبت سے بچوں کی تربیت کرتے ہیں اور بیماری میں ان کی اتنی فکر کرتے ہیں کہ جیسے اور کوئی فکر ہی نہیں۔ لیکن باریک نظر سے مشاہدہ کیا جائے تو پتہ لگتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔ آپ کی پلوٹھی کی بیٹی عصمت بیمار ہوئی اس کے علاج میں اتنی کوشش کی کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے۔ لیکن جب وہ مرگئی تو یوں اس سے الگ ہوگئے کہ جیسے وہ کچھ تھی ہی نہیں۔

حضرت اماں جان کے اصول تربیت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود بیان فرماتی ہیں حضرت اماں جان (حرم حضرت مسیح موعود) کے بچوں کی تربیت کے اصول ہمیشہ کے لئے رہنما اصول ہیں۔ اگر ان پر عمل کریں تو بچے بڑے ہونے تک نیکی پر عامل رہتے ہیں۔ حضرت اماں جان نے دنیوی تعلیم حاصل نہیں کی تھی مگر آپ نے جو اصول تربیت اختیار کئے وہ خدا کے فضل اور حضرت مسیح موعود کی تربیت کا نتیجہ تھے۔ آپ فرماتی تھیں کہ بچے پر ہمیشہ پختہ اعتبار کرو یہ بہت بڑا اصول تربیت ہے۔ بچے پر اعتبار کریں اس پر شک نہ کریں اگر وہ کوئی کام غلط بھی کررہا ہوگا تو باز آجائے گا۔

جھوٹ سے نفرت دلانا بہت ہی بنیادی تربیت ہے یہ تربیت بہت بچپن سے ہونی چاہئے۔ بچپن سے ہی عادت ڈالو کہ بچہ کہنا مانے۔ پھر شرارت بھی کرلے تو کوئی بات نہیں پھر ہمیشہ اصلاح کی امید ہے۔ حضرت اماں جان ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے۔ یہی اعتبار ہم کو جھوٹ بولنے سے روکتا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے بھی اپنے بچوں کو بچپن سے ہی عادت ڈالی ہے۔ جھوٹ سے بچنے کی عادت میں اس تربیت کی بھی ضرورت ہے کہ بچے کو بتایا جائے یہ برائی ہے۔ بچے بعض اوقات جھوٹ بولتے ہوئے یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ اس میں کوئی برائی نہیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا الحمدللہ میری بچیوں کو بچپن سے ہی جھوٹ سے نفرت ہے۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتیں۔ کم از کم میرے علم میں تو ایسا نہیں ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مزید بیان فرماتی ہیں کہ مجھے بچوں پر سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ آپ کا رعب تھا اور رعب کی وجہ سے ہم اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر پورا زور لگاؤ۔ دوسرے بچے اس کا نمونہ دیکھ کر نصیحت پکڑیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ ایک مظلوم کی دعا۔ دوسرے مسافر کی دعا۔ تیسری باپ کی بیٹے کے لئے دعا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین کو نظر بد سے بچنے کے لئے دعا سے دم کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے لئے انہی الفاظ میں دعا کی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں شیطان اور موذی جانوروں اور ہر نظر بد سے۔

حضرت مسیح موعود کی دعائیں

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اول میں اپنے نفس کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جو اس کے لئے پسندیدہ ہو پھر اپنے دوستوں کے لئے نام بنام پھر بچوں کے لئے اور پھر سب جماعت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا دعا کا یہ طریق میں نے خود بھی استعمال کیا ہے اور جہاں تک توفیق ہے نام بنام بھی دعا کرتا ہوں۔ آپ بھی اس طریق کو اپنائیں انشاء اللہ بہترین تربیت کی توفیق ملے گی۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد پیش فرمایا کہ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

خطاب کے اختتام پر حضور نے دعا کرائی اور پھر سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

تمہارے بعد بھی کچھ دن ہمیں سہانے لگے
پھر اس کے بعد اندھیرے دیئے جلانے لگے

نجانے کون سے سیارے کا مکین تھا رات
کہ یہ زمین و زماں سب مجھے پرانے لگے

بس ایک خواب کے مانند یہ غزل میری
بدن سنائے اسے روح گنگنانے لگے

ہزاروں سال کے انساں کا تجربہ ہے جو شعر
تو پل میں کیسے کھلے وہ جسے زمانے لگے

عبید اللہ علیم

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ایم ٹی اے کی ویب سائٹ

ایم ٹی اے کے پروگرامز انٹرنیٹ کی سائٹ www.alislam.org پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ نیز www.ahmadiyyah.com پر بھی پروگرامز اور مختلف مفید معلومات موجود ہیں۔ احباب ان سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔

جمعرات 4/ اکتوبر 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-30 a.m	تعارف
2-55 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-00 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-25 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
5-50 a.m	چلڈرنز کارنر
6-45 a.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 46
7-50 a.m	آئینہ
8-30 a.m	حضور کی مجلس سوال و جواب
9-30 a.m	چائینز سیکھئے
10-00 a.m	تقریب پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ جرمنی (ریکارڈنگ)
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
11-55 a.m	سندھی پروگرام
12-50 p.m	آئینہ
1-30 p.m	دستاویزی پروگرام
2-05 p.m	تقریب پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ جرمنی (ریکارڈنگ)
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25p.m	چائینز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-45 p.m	حضور کی مجلس سوال و جواب
8-00 p.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 46
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	چائینز سیکھئے
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-55 p.m	تقریب پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ جرمنی (ریکارڈنگ)

جمعہ 5/ اکتوبر 2001ء

12-55 a.m	دستاویزی پروگرام
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب
2-45 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-50 a.m	آئینہ
4-30 a.m	چائینز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-50 a.m	چلڈرنز کلاس
6-50 a.m	مجلس عرفان
7-50 a.m	لجنہ میگزین
8-25 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-05 a.m	جلسہ جرمنی 24/ اگست کی کارروائی (ریکارڈنگ)
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-50 a.m	سرائیکی پروگرام
12-45 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
1-00 p.m	لجنہ میگزین
1-30 p.m	جلسہ جرمنی کی کارروائی (ریکارڈنگ)
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	بنگالی پروگرام
4-25 p.m	سیرۃ النبی
4-55 p.m	درود شریف
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (لندن سے براہ راست)
6-05 p.m	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
6-30 p.m	مجلس عرفان
7-30 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-55 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جب ایک اونٹنی کی خاطر خدا نے ایک قوم کو تباہ کر دیا

قصہ ایک اونٹنی کا!!

ایک نشان۔ ایک عظیم پیشگوئی

مکرم نصیر احمد صاحب قمر

یوں تو آپ نے بہت سے قصے سنے ہوں گے لیکن یہ قصہ کئی پہلوؤں سے ایک منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

"یہ قصہ مبنی ہے حق وصداقت پر"

"یہ سبق آموز بھی ہے اور ایمان افروز بھی"

"اس میں تذکیر بھی ہے اور تحذیر بھی"

"نصیحت کا سامان بھی ہے اور درس عبرت بھی"

یہ قصہ ہے ایک اونٹنی کا۔ لیکن یہ اونٹنی کوئی معمولی اونٹنی نہیں تھی بلکہ غیر معمولی عظمت اور شان کی حامل تھی۔ یہ اونٹنی خداتعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی اونٹنی تھی۔ چونکہ یہ اونٹنی خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے وقف تھی۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوئی اور "ناقۃ اللہ" کے نام سے معروف ہوئی۔ پھر اس اونٹنی کی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں قیامت تک کیلئے محفوظ کر دیا گیا اور اسے "آیۃ" یعنی ایک عظیم الشان نشان قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ ایک قوم کی آزمائش کی گئی۔ اور جن لوگوں نے اس اونٹنی کو تکلیف پہنچائی، از ظلم سے کام لیتے ہوئے اسے جان سے مار ڈالا۔ وہ خدا کے غضب کا نشانہ بنے۔ اس کا قہر ان پر ٹوٹا اور وہ نہایت ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیئے گئے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ یہ قوم بڑی ترقی یافتہ خوشحال اور متمول تھی لیکن قسما قسم کی برائیوں میں مبتلا تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا۔ اور ملک میں فساد پھیلانے سے باز رہنے کی تعلیم دی۔ انہوں نے اپنی قوم کو تقویٰ کی نصیحت کی اور بتایا کہ میں تم سے اس تعلیم کے بدلہ میں کچھ مانگتا نہیں۔ تم جن مادی ترقیات پر خوش ہو وہ ہمیشہ قائم نہیں رہیں گی۔ نہ یہ باغات رہیں گے۔ نہ چشمے نہ کھیتیاں۔ نہ کھجوریں جن کے خوشے بوجھ کی وجہ سے ٹوٹے پڑتے ہیں۔ تم لوگ بڑے فخر سے پہاڑ کھود کھود کر مکان بناتے ہو۔ مگر عزت حاصل کرنے کا یہ طریق نہیں عزت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو اور جو لوگ حد سے نکل جانیوالے ہیں ان کی فرمانبرداری مت کرو۔ اسی طرح وہ لوگ جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ان کے پیچھے مت چلو۔

(الشعراء)

یہ وہ پیغام تھا جو حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو دیا۔ بڑا سچا، صاف سیدھا اور نیکی اور خیر پر مشتمل یہ پیغام ہے۔ لیکن جن لوگوں پر شیطان نے قبضہ جما لیا ہو وہ بھلا کب ایسی باتوں پر کان دھرتے ہیں انہوں نے پہلے تو ہنسی اور تمسخر میں بات اڑائی۔ پھر مختلف اعتراضات کرتے رہے

اور یوں بتدریج اپنی دشمنی اور عداوت میں بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ بالآخر انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ لیکن خدا نے انکی اس خواہش کو پورا نہ ہونے دیا۔ اور اس سے قبل ہی وہ لوگ ایک ہولناک زلزلہ سے تباہ کر دیئے گئے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے جب قوم کو خدا کا پیغام پہنچایا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا تو انہوں نے کہا:

اے صالح! اس سے پہلے (تو) تو ہمارے درمیان (آئندہ کے لئے) امید کی جگہ (سمجھا جاتا) تھا (اب) کیا تو (باوجود اس عقل ودانش کے) ہمیں اس بات سے روکتا ہے کہ ہم ایسی چیز کی عبادت کریں جس کی ہمارے باپ (دادے) کرتے آئے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس کے متعلق ہم اک بے چین کر دینے والے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ (ہود۔63)

دراصل حضرت صالح علیہ السلام کی بعثت سے قبل کی زندگی ان لوگوں کے سامنے تھی۔ وہ آپ کی قابلیت اور نیکی سے بے حد متاثر تھے۔ لیکن جب آپ نے خداتعالیٰ کی طرف سے نبی ہونے کا اعلان فرمایا تو قوم آپ سے ناراض ہو گئی۔ اور شکوے کرنے لگی۔ کہ ہمیں تو آپ سے بہت ہی توقعات تھیں۔ آپ تو ہماری امیدوں کے مرکز تھے۔ آپ کے ذہن رسا اور خداداد صلاحیتوں کو دیکھ کر ہم سمجھتے تھے کہ آپ باپ دادا کی عزت کو بلند کریں گے۔ لیکن آپ تو الٹا ان کی جڑیں کاٹنے لگ گئے ہیں اور باپ دادوں کے طریق عبادت کو چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کی تعلیم دیتے ہیں۔

حضرت صالحؑ پر الزامات

پھر جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت صالح علیہ السلام پیغام توحید کی اشاعت سے نہیں رکتے تو انہوں نے قسما قسم کے بے بنیاد اور غلط اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ انہوں نے کہا:

"ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے کھانا دیا جارہا ہے" (الشعراء:154) یعنی ہمیں تباہ کرنے کے لئے کوئی غیر حکومت تجھے مدد دے رہی ہے۔ یوں انہوں نے آپ پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا۔

پھر یہ لوگ اس سے بھی آگے بڑھے اور آپ کو گالیاں دینے لگے۔ انہوں نے کہا:

"کیا خدا کی وحی ہم میں سے (صرف) اس پر نازل کی گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ سخت جھوٹا اور متکبر ہے" (القمر:26)

لیکن جب حضرت صالح علیہ السلام کے مخالفین کے ان دن رات کے جھوٹے پراپیگنڈہ غلط اور بے بنیاد اعتراضات اور صبح وشام کی گالی گلوچ کے باوجود پیغام حق دن بدن پھیلتا چلا گیا۔ اور انہوں نے دیکھا کہ ان کے سب حربے بے اثر جا رہے ہیں اور عقلمند طبقہ ان کے اس پروپیگنڈہ سے متاثر نہیں ہو رہا بلکہ روز بروز صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے تو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں پر شب خون مار کر انہیں ہلاک کرنے کا ایک خوفناک منصوبہ تیار کیا۔

دشمنوں کا ارادہ

اگرچہ قوم کی اکثریت صالح علیہ السلام پر ایمان نہیں لائی تھی۔ اور بعض کھلم کھلا اور بعض اپنی خاموشی کے ذریعہ شریک جرم تھے۔ لیکن قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مخالفت میں پیش پیش ائمۃ التکفیر کی تعداد نو تھی۔ انہی نو اکابرین اور مدبرین قوم نے یہ خطرناک سازش تیار کی اور پھر ساری قوم کو اس کام کے لئے اکسایا بلکہ ان سے قسمیں لیں کہ وہ صالحؑ اور ان کے ساتھیوں کو جان سے مار ڈالیں گے۔ اور اس سازش کی بنیاد کذب بیانی اور دروغگوئی پر رکھی اور کہا کہ کسی نے پوچھا کہ کیا تم نے صالحؑ پر حملہ کیا تھا تو ہم صاف انکار کر دیں گے اور کہیں گے کہ ہمیں تو اس کا بالکل علم نہیں اور ہم اپنی سچائی کو بڑے زور شور سے ظاہر کریں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب اس کے ساتھیوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے۔ پھر جو بھی اس کے خون کا مطالبہ کرنے آئے گا۔ ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت (کے واقعہ) کو نہیں دیکھا اور ہم یقیناً سچے ہیں" (النمل:50,49)

غور فرمایئے کہ اللہ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام کے مخالفین نے ملک میں فساد پھیلانے کیلئے اور اپنے گندے اور ناپاک عزائم کو پورا کرنے کیلئے کیا ہولناک منصوبہ گھڑا۔ پھر کس طرح جھوٹ سے کام لیتے ہوئے ایسی سازشوں سے بالکل لاتعلقی کا اظہار کرنے کا ارادہ کیا۔

اللہ کی تدبیر

الغرض یہ سازش تھی جو حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف تیار کی گئی۔ لیکن قبل اس کے کہ دشمن حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے مومن ساتھیوں پر شب خون مارتے خداتعالیٰ کی تقدیر ایک اور رنگ میں ظاہر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اور انہوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی۔ اور وہ جانتے نہیں تھے۔ پھر دیکھ کہ ان کی تدبیر کا نتیجہ کیا نکلا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو، سب کو تباہ کر کے رکھ دیا"۔

(النمل:52,51)

گویا وہی بات ہوئی کہ ؎

لوٹنے نکلے تھے جو امن وسکون یکساں
خود انہی کے لٹ گئے حسن وشباب زندگی

اللہ کی اونٹنی

ہوا یوں کہ حضرت صالح علیہ السلام کے

پاس ایک اونٹنی تھی جس پر سوار ہو کر آپ پیغام حق پھیلانے کے لئے اردگرد کے علاقوں میں تشریف لے جاتے تھے اور قریہ قریہ بستی بستی پھر کر دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ آپ کی اس تبلیغ سے مکذبین کا دل بہت دکھتا تھا۔ آپ کی اس دعوت الی اللہ سے ان کے سینوں پر گویا انگارے دہکتے تھے۔ اس زمانہ میں آج کی طرح پریس اور مطبع خانے تو ہوتے نہیں تھے کہ آپ کتب شائع کرتے یا رسائل و اخبارات یا پمفلٹس یا اشتہارات کے ذریعہ خدا کا پیغام دنیا میں پھیلاتے۔ نہ ہی آج کی طرح ریل گاڑیاں یا جدید سواریاں موجود تھیں جن کے ذریعہ سفر کر کے آپ تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے۔ آپ کے پاس تبلیغ کا واحد ذریعہ وہ اونٹنی تھی جس پر سوار ہو کر آپ تبلیغی سفروں پر جاتے تھے۔ لیکن اس طرح آپ کا ملک میں چلنا پھرنا منکرین کو ہرگز پسند نہ تھا۔ اس سے ان کی دل آزاری ہوتی تھی۔ اور وہ آپ کی اس دینی تگ و دو کو انتہائی نفرت اور غصہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے قدم کے طور پر آپ کے تبلیغی سفروں میں روکیں ڈالنی شروع کیں۔ جب آپ تبلیغ کیلئے اردگرد کے علاقوں میں نکل جاتے تو کسی جگہ کے لوگ کہتے کہ ہم ان کی اونٹنی کو اپنے گھاٹ سے پانی نہیں پینے دیں گے۔ کسی جگہ کے لوگ کہتے کہ ہم کھانے کیلئے کچھ نہیں دیں گے ان کی غرض یہ تھی کہ جب انہیں اونٹنی کیلئے پانی اور چارہ وغیرہ نہ ملا تو یہ خود بخود اس قسم کے سفروں سے رک جائیں گے اور تبلیغ بند ہو جائے گی۔ ورنہ انہیں اس اونٹنی سے تو کوئی دشمنی نہ تھی۔

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو اس طرح اشاعت حق میں روکیں کھڑی کرنے سے باز رہنے کی بارہا تلقین کی اور فرمایا کہ اس اونٹنی کو کچھ نہ کہو۔ اسے آزادی سے ملک میں پھرنے دو کیونکہ یہ اونٹنی خدا کی اونٹنی ہے اور اسے تمہارے لئے ایک نشان مقرر کیا گیا ہے اور اگر تم نے اسے کوئی تکلیف پہنچائی تو یاد رکھو ایک دردناک عذاب تم پر پڑنے والا ہے۔

اگرچہ وہ اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی تھی۔ لیکن آپ نے اسے ناقۃ اللہ یعنی اللہ کی اونٹنی قرار دیا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے وقف تھی اور توحید کی اشاعت اور الٰہی پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا ایک ذریعہ تھی اور اس کا استعمال خالصۃً للہ اور دعوت الی اللہ کی غرض سے ہوتا تھا۔ اس لئے آپ نے اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب فرمایا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو چیز خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام اور اس کی اشاعت کا ذریعہ بن جائے۔ اسے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ شے شعائر اللہ میں شامل ہو جاتی ہے اور اس پر بدنیتی سے ہاتھ ڈالنے والے گھر گویا براہ راست خدا تعالیٰ سے لڑائی مول لیتے ہیں۔ جیسے مثلاً خانہ کعبہ کو "بیت اللہ" (یعنی اللہ کا گھر) کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو زمان و مکان کی حدود و قیود سے آزاد ہے۔ بلکہ زمان و مکان اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ اسی طرح اس اونٹنی کو اللہ کی اونٹنی قرار دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سواری کا محتاج ہے (نعوذ باللہ من ذالک) بلکہ وہ تو احد اور صمد ہے اور ہر وقت ہر جگہ موجود ہے اور ہر قسم کی احتیاج سے پاک ہے۔ اور جس طرح جب ابرہہ بیت اللہ کو مسمار کرنے کی غرض سے آیا تو خدا تعالیٰ نے اسے اور اس کے لشکر کعصف ماکول کر دیا اسی طرح اس ناقۃ اللہ کو مارنے والے بھی کھشیم المحتظر ہوئے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی اس تنبیہ کا ذکر قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آیا ہے مثلاً سورۃ اعراف میں فرمایا:-

"یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لئے بطور نشان ہے پس اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ (ایسا کیا تو) تم پر دردناک عذاب پہنچے گا۔"

(اعراف: 74)

اور سورہ ھود میں فرمایا:

"اور اے میری قوم! یہ اونٹنی (وہ ہے) جسے اللہ نے تمہارے لئے ایک نشان بنایا ہے اس لئے تم اسے آزاد پھرنے دو تا کہ یہ اللہ کی زمین میں (چل پھر کر) کھائے (پیئے) اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں ایک جلد آنے والا عذاب پکڑ لے گا"۔ (ھود: 65)

اور سورۃ الشعراء میں فرمایا:-

"اور تم اس (اونٹنی) کو کوئی نقصان نہ پہنچانا ورنہ ایک بڑے دن کا عذاب تم کو آپکڑے گا"۔

(الشعراء: 157)

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو اذیت دینے یا اسے مارنے کا مطلب یہ تھا کہ ہم صالحؑ کو ملک میں اشاعت حق کی اجازت نہیں دیتے۔ اور ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم دعوت الی اللہ میں روک پیدا کرتی اور اشاعت حق و صداقت پر مکمل پابندی عائد کر دیتی ہے تو اور ایسی صورت میں اسے کوئی زیادہ لمبی مہلت نہیں ملا کرتی۔ بلکہ ایک "عذاب الیم" یعنی دردناک عذاب پہنچا کرتا ہے۔

اور وہ عذاب کا وقت پھر معمولی اور مختصر نہیں ہوتا بلکہ وہ عذاب "عذاب یوم" "عظیم بڑے دن کا عذاب ہوتا ہے۔ اور اس قوم کے مصائب کا دور بہت لمبا ہو جاتا ہے۔

اللہ کی اونٹنی کا قتل

بہرحال حضرت صالح علیہ السلام کی بار بار تنبیہ کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اور جب ان منکرین نے دیکھا کہ ان کی اشاعت دین کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے تو بالآخر انہوں نے اشاعت حق پر مکمل پابندی کا ارادہ کیا اور آپ کے دینی سفروں کے واحد ذریعہ کو ختم کرنے یعنی اس اونٹنی کو جان سے مار ڈالنے کا پختہ فیصلہ کر لیا۔ اور اس غرض سے انہوں نے اپنے ایک رہنما اور سردار کو منتخب کیا اور اسے یہ "کارنامہ" انجام دینے پر آمادہ کیا چنانچہ قوم کے مطالبہ پر وہ شخص اس اونٹنی کو مارنے کی نیت سے خود آگے آیا۔ قرآن مجید میں آتا ہے:-

"اس پر انہوں نے اپنے سردار کو بلایا۔ جس پر وہ آیا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں"۔

(سورۃ القمر: 30)

معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس کام کو ایک بہت "بڑی سعادت" سمجھتے تھے اور اس سعادت کے لئے انہوں نے اپنے سردار کو چنا اور اس شخص نے بھی اسے ایک عظیم الشان سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہوئے اونٹنی کے قتل کا ارادہ کیا۔ لیکن خدا کا کلام بتاتا ہے کہ اس شخص کے اس فعل نے ثابت کیا کہ وہ شخص قوم کا بدبخت ترین انسان تھا۔ چنانچہ قرآن مجید اسے سعید اور خوش بخت نہیں بلکہ اشقی قرار دیتا ہے۔ فرمایا:-

"ثمود نے اپنی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی کی وجہ سے (زمانہ کے نبی کو) جھٹلایا اس وقت جب کہ اس کی قوم میں سے سب سے بڑا بدبخت اس (زمانہ کے نبی) کی مخالفت کیلئے کھڑا ہوا"۔

(سورۃ الشمس: 13,12)

اگرچہ اس اونٹنی کو اس قوم کے سردار اور رہنما نے قتل کیا تھا اور اس کی کونچیں کاٹی تھیں۔ اور یہ ایک شخص کا فعل تھا جیسا کہ فعقر کے الفاظ سے ظاہر ہے لیکن قرآن مجید نے دیگر مقامات پر واحد کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال فرما کر اس اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کے فعل کو ساری قوم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اور عقروھا کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ (دیکھئے سورۃ الشعراء: 158 سورۃ اعراف: 78 سورۃ ھود: 66 اور سورۃ الشمس: 15)

اور اس طرح یہ بتلایا کہ اگرچہ یہ اقدام قتل ایک شخص نے کیا لیکن چونکہ اس نے یہ فعل ایک قوم کے مطالبہ پر کیا تھا اور اسے ساری قوم کی حمایت حاصل تھی اور قوم کی اکثریت (عملاً یا اپنی خاموشی کے ذریعہ) اس جرم میں اس کی شریک تھی۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ قوم کا سردار اور رہنما تھا اور رعایا کی اکثریت اس معاملہ میں اس کی ہمنوا تھی اس لئے ایک پہلو سے کہا جا سکتا ہے کہ ساری قوم نے (مل کر) اس اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور اسے ہلاک کیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے:-

"پھر انہوں نے (جوش میں آکر) اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ (الاعراف: 78)

اللہ کا عذاب

الغرض جب اس طرح اس اونٹنی کو مار کر حضرت صالح علیہ السلام کی اشاعت دین کا سلسلہ ختم کر دیا گیا تو خدا تعالیٰ کا غضب اس قوم پر بھڑکا اور ایک ہولناک زلزلہ سے انہیں نیست و نابود کر دیا گیا کیونکہ اس اونٹنی کے پاؤں کاٹنے کے معنی یہ تھے کہ:- "انہوں نے خدا تعالیٰ کو چیلنج کیا اور کہا کہ ہم اپنے ملک میں تیرے نام کو بلند کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے لئے اپنے ملک کے دروازے بند کر دیئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس ملک کے دروازے ان کے لئے بند کر دیئے اور اس نے انہیں اپنی قہری تلوار کا نشانہ بنا دیا" (تفسیر کبیر سورۃ الشعراء)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس قوم پر نازل ہونے والے ہولناک عذاب کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"پس انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے رہ گئے"۔

(اعراف: 79)

"یعنی عذاب کے وقت دعاؤں کے لئے وہ گھٹنوں کے بل گر گئے۔ لیکن چونکہ ایسے وقت میں توبہ کام نہیں دیتی وہ اسی حالت میں مر گئے اور ان کے جسموں پر زلزلہ کی وجہ سے مکان گر گئے"

(نوٹ: تفسیر صغیر سورۃ اعراف)

سورۃ ہود میں فرمایا:-

اور جنہوں نے ظلم (کا ارتکاب) کیا تھا انہیں اس عذاب نے پکڑ لیا اور وہ اپنے اپنے گھروں میں (عذاب کی وجہ سے) زمین سے چمٹے ہوئے ہو گئے۔ گویا وہ اس (ملک) میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے رب (کے احسانوں) کی ناشکری کی تھی۔ سنو! (عذاب کے فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ) ثمود کے لئے لعنت مقرر کر دو"۔

(ھود: 69,68)

سورۃ شعراء میں فرمایا:-

"تب ان کو (موعود) عذاب نے آپکڑا"

(شعراء: 159)

سورۃ نمل میں فرمایا:-

"پس (دیکھ) یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلموں کی وجہ سے گرے ہوئے ہیں"۔

(النمل: 53)

پھر سورۃ الذٰریٰت میں فرمایا:-

"اور انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور ان کو ایک عذاب نے آپکڑا اور وہ دیکھتے رہے۔ اور نہ تو بچنے کے لئے کھڑے ہو سکے اور نہ وہ کسی کی مدد حاصل کر سکے"۔

(الذریت: 46,45)

اور سورۃ قمر میں فرمایا:-

"ہم نے ان پر ایک ہی عذاب نازل کیا اور وہ ایک باڑ بنانے والے کے (درختوں سے) گرائے

ہوئے چورے کی طرح ہو گئے"۔
(القمر:32)

سورۃ الحاقۃ میں فرمایا:-
"ثمود ایک ایسے عذاب سے ہلاک کئے گئے جو شدت میں انتہاء کو پہنچ گیا تھا"۔
(الحاقہ:6)

اور سورۃ الشمس میں اس عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-
"انہوں نے اس (نبی) کی بات نہ مانی بلکہ اس کو جھٹلا دیا اور (وہ) اونٹنی (جس سے چپٹے رہنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا اس) کی کونچیں کاٹ دیں جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو خاک میں ملانے کا فیصلہ کر دیا اور ایسی تدبیریں کیں کہ اسی طرح ہو بھی گیا- اور وہ (اسی طرح) ان کے انجام کی کبھی پرواہ نہیں کرے گا"۔

سیدنا حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"عقبھا میں ھاکی ضمیر دمدمۃ کی طرف جاتی ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب دمدمۃ نازل کرنے کا وقت آتا ہے اور کوئی قوم کلی ہلاکت کی مستحق ہو جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ ان کے متعلقین کا کیا حال ہو گا یا یہ کہ اس سزا کا نتیجہ کیسا خطرناک نکلے گا- بعض دفعہ ساری قوم ہلاک نہیں ہوتی بلکہ اس کا کچھ حصہ بچ رہتا ہے جو دنیا میں انتہائی طور پر ذلیل ہو جاتا ہے مگر فرماتا ہے جب ہماری طرف سے کسی قوم کو تباہ کرنے کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر ہم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس قوم کے بقیہ افراد کیا کیا تکالیف اٹھائیں گے- جب قوم کی اکثریت خدا تعالیٰ کے غضب کی مستحق ہو جاتی ہے اور خاموش رہنے والے گو مقابلہ نہیں کرتے مگر نبی کی تائید بھی نہیں کرتے تو وہ بھی اکثریت کے ساتھ ہی تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں- اس سے یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ ظلم کرتا ہے یا اندھا دھند عذاب نازل کر دیتا ہے بلکہ جس قوم کے استیصال کا وہ فیصلہ کرتا ہے انصاف کے ماتحت کرتا ہے اور جب کہ وہ خود اپنے انجام کو نہیں دیکھتی تو اللہ تعالیٰ اس کے انجام کو کیوں دیکھے"۔
(تفسیر کبیر سورۃ الشمس)

اس جگہ پر امر پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بعض دفعہ تباہی جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہوتی ہے خود ثمود جسمانی طور پر کلی ہلاکت میں مبتلا ہوئے اور مکہ والے مذہبی طور پر-

چنانچہ ان کے مذہب اور طور طریق کا نام و نشان تک باقی نہ رہا- (تفسیر کبیر)

اگرچہ یہ ایک نہایت خوفناک اور عظیم عذاب تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھی مومنوں کو اس عذاب سے محفوظ رکھا- اور یوں انہیں ایک عظیم الشان فرقان عطا کیا کیونکہ اس کی شان یہ ہے کہ

"کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو"

فرماتا ہے:-
"پھر جب ہمارا حکم آ گیا (یعنی عذاب کا) تو ہم نے صالح کو اور اس کے ساتھ جو اس پر ایمان لائے تھے- انہیں اپنی خاص رحمت کے ذریعہ ہر بلا سے اور خصوصاً اس دن کی رسوائی سے بچا لیا- یقیناً تیرا رب ہی (تمام تر) قوت والا (اور) غلبہ والا ہے"- (ھود: 67)

اور سورۃ النمل میں یہ بھی بتا دیا کہ ان لوگوں کو اس لئے اس عذاب سے محفوظ رکھا گیا کہ یہ خدا کے نبی پر ایمان لے آئے تھے- اور اس لئے کہ وہ تقویٰ شعار تھے- یہ ان کا ایمان اور تقویٰ ہی تھا جس نے انہیں ہلاکت سے بچا لیا- اور ان کے دشمن ان کی نظروں کے سامنے ہلاک ہوئے- فرماتا ہے:-
"اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے تھے نجات دی"- (النمل: 54)

تاریخ مذہب کا یہ عظیم الشان واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیوں بیان فرمایا؟ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر کیوں دی گئی؟ کیا یہ محض ایک افسانہ کی حیثیت رکھتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں- بلکہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے جملہ قصص انبیاء سے متعلق فرماتا ہے:-
"اور رسولوں کی تمام اہم خبریں ہم تیرے سامنے اس لئے بیان کرتے ہیں تا تیرے دل کو مضبوط کریں اور تیرے پاس ان میں حق و حکمت سے پر باتیں لائی گئی ہیں اور ایسی جن میں نصیحت کا سامان ہے اور جو مومنوں کو ان کے فرائض یاد دلانے والی ہیں"- (ھود: 121)

پس یہ واقعات اپنے اندر ایک پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتے ہیں- ان کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ آپ کے مخالفین بھی آپ کی اشاعت دین کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں گے- لیکن آپ آزردہ نہ ہوں کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام کے منکرین کی طرح یہ بھی مرمٹ جائیں گے اور انجام کار آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیلے گی- یہاں تک کہ یہ دین سب دینوں پر غالب آ جائے گا-

اللہ تعالیٰ قوم ثمود کے اس بد انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-
"یقیناً اس میں علم والی قوم کے لئے بڑا نشان ہے"- (النمل: 53)

اور سورۃ الشعراء میں فرمایا:-
"اس میں یقیناً ایک بہت بڑا نشان تھا لیکن ان میں سے اکثر مومنوں میں شریک نہ ہوئے اور تیرا رب یقیناً غالب (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے"
(الشعراء: 160,159)

سیدنا حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"اس واقعہ میں بھی ایک بڑا بھاری نشان ہے جو آئندہ آنے والی نسلوں .... کے لئے صرف درس عبرت کا کام دے رہا ہے- خود اس قوم کی اکثریت ایمان سے محروم رہی مگر یہ قوم بھی اپنی ہلاکت اور بربادی سے خدا تعالیٰ کے عزیز اور رحیم ہونے کو ثابت کر گئی- اس نے چاہا تھا کہ صالح مغلوب ہو مگر خدا اور اس کا رسول ہی غالب آئے- اور پھر اس نے چاہا تھا کہ صالح کی تبلیغی مساعی رنگ نہ لائیں اور خدا اور اس کے رسول کا نام دنیا میں نہ پھیلے مگر خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے حضرت صالح کی تبلیغی کوششوں میں برکت ڈالی اور ان کے انفاس قدسیہ سے ایک ایسی جماعت تیار ہو گئی جس نے خدا تعالیٰ کے نور کی قندیلیں اپنے سینوں میں روشن کیں اور بھولی بھٹکی دنیا کے لئے ہادی اور راہنما بن گئی"-
(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء)

محترم رحمت علی مسلم صاحب

ملیحہ مسلم صاحبہ

میرے والد محترم رحمت علی مسلم اور والدہ محترمہ صالحہ بنت حضرت بھائی محمود احمد صاحب قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود تھیں- والدہ انتہائی نیک فرشتہ صفت وجود کی دختر نیک اختر تھیں- سالہا سال سرگودھا میں سیکرٹری مال لجنہ رہیں- نظام احمدیت کے لئے جان، مال، وقت اور اولاد تج دی- اولاد کو بھی اعلیٰ ترین تعلیم دینی و دنیاوی دلائی اور انتہائی مخدوش حالات میں والد محترم کو بھی تعلیم دینی و دنیاوی کی رغبت دلائی چنانچہ والد صاحب نے ایم اے- ایم او ایل (فارسی) اور بی ٹی کی تین اعلیٰ ڈگریاں چھ سال کی بجائے تین سال کی قلیل مدت میں لیں- میری پیاری ماں نے یہ عرصہ چار معصوم بچوں کے ہمراہ ایسے بے رحم ہمسایوں کے درمیان گزارا جو پتھر اینٹیں مارنے اور آگیں لگانے کو طرہ امتیاز خیال کرتے تھے- مثالی ماں تھیں دلیر- صابر- عقلمند -سلیقہ شعار- محنتی- حسن صورت و سیرت سے بہرہ ور- تہجد گزار- پارسا- زبان ہر وقت درود شریف اور ذکر الٰہی سے تر- اکلوتے بیٹے کی ہر خواہش کا احترام کیا- بڑی سے بڑی تکلیف جسمانی و روحانی کا شکوہ نہ کیا- بہو کی ہر بات تسلیم کی- میرے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "آپا صالحہ" کہہ کر جنازہ غائب پڑھایا تھا- آج ہم جو کچھ ہیں انہی کی دعاؤں کے طفیل ہیں- میرا معصوم بیٹا جو اس وقت دس سال کا بھی نہیں تھا اس نے روتے ہوئے کہا "اماں جی نانی تو مجھے آپ سے بھی زیادہ پیار کرتی تھیں"-

میرے والد محترم اپنے خاندان کے واحد احمدی تھے- میں نے کچھ عرصہ قبل درثمین فارسی پڑھنے کے دوران آپ سے قبول احمدیت کی داستان سنی- والد صاحب کی زبانی کچھ یوں ہے-

"میں (رحمت علی مسلم) نے وظیفہ حاصل کر کے انگریزی اردو اور فارسی کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا تو سند لینے چار میل دور ہائی سکول گیا- ہیڈ ماسٹر صاحب گھر جا چکے تھے- چوکیدار کی راہنمائی میں گھر ہی چلا گیا- سند حاصل کر کے میں نے موقعہ غنیمت جان کر مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب سے دریافت کیا "آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے- آپ تو احمدی ہیں" ہیڈ ماسٹر شاہ صاحب قرآن مجید لائے اور محبت سے توفیتنی کا مطلب سمجھایا-

میں نے فوراً کہا اگر یہ بات ہے تو میں بھی احمدی ہوتا ہوں تسلی کے لئے مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام لے گیا اور والد صاحب کے ڈیرے پر جامن کے درخت تلے گھر والوں سے چھپ کر پڑھتا رہا- دل نور ایمان سے بھر گیا- پھر سیرۃ النبی کا جلسہ ہوا میں شاہ صاحب کے حکم سے ڈھول پیٹ کر اعلان کرتا رہا- سکھوں کا علاقہ تھا انگریزوں کی حکومت تھی- ختم نبوت کا مسئلہ بھی سمجھ میں آ گیا- میرا ایک دوست یوسف نائی تھا وہ

میرے دو رشتہ دار پکڑ لایا مگر وہ شرمندہ ہو کر واپس گئے اور گالیاں دیتے رہے۔

والد صاحب نے 1932ء میں حضرت فضل عمر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ 1936ء میں وصیت کے نظام میں شمولیت کر لی 1940ء میں فوج کی نوکری کرتے ہی حضرت سیدہ ام طاہر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چونکہ میرے ماموں جان حافظ ڈاکٹر مسعود احمد کی پر سوز تلاوت قرآن کریم بہت پسند تھی۔ ان کی کسی بہن سے نکاح کیلئے درخواست کی حضرت سیدہ محترمہ کی تحریک سے میری والدہ سے نکاح ہو گیا۔ رخصتی بہت بعد میں ہوئی کیونکہ والد صاحب جنگی قیدی بن کر سنگاپور پہنچ گئے تھے دوسری جنگ عظیم تھی۔ والد صاحب بوجہ مخالفت گھر بار چھوڑ آئے تھے۔ آپ میں دینی غیرت بے مثال تھی۔ قید سے آزاد ہو کر سیدھے قادیان تشریف لے آئے ہمارے نانا جان حضرت بھائی محمود احمد قادیانی نے ہماری دادی کے پاس ان کے بیٹے کی خیریت مراجعت کی خبر دے کر بھیجا تو انہوں نے ماتم کرنا شروع کر دیا کہ "ہائے میری پنشن (جو جنگی قیدیوں کے وارثوں کو ملتی تھی) بند ہو جائے گی" والد صاحب کی ماں کو مال اولاد سے بہتر نظر آتا تھا۔ وہ بعد میں بھی ہمیشہ مخالفت کرتی رہیں ان کے آنے پر میری والدہ خاطر تواضع کرتیں مگر ان کی نفرت کبھی کم نہ ہوئی۔ البتہ ان کے والد صاحب نے کبھی کفر کا فتویٰ نہ لگایا بلکہ کہتے میرا بیٹا پانچ وقت کا نمازی بن گیا ہے۔

والد محترم نے پاکستان بننے کے بعد ریلوے کی ملازمت کر لی ایم اے کرنے کے بعد ریلوے پبلک سکول ایبٹ آباد میں پڑھانے لگے۔ وہاں ہمارے نانا جان بھی تشریف لائے ویسے بھی وہ اپنی غریب بیٹی کی مالی و حالی مدد کرتے رہتے تھے۔

والد صاحب نے اس کے بعد پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور محض احمدیت کی برکت سے ایک آسامی پر منتخب ہوئے۔ اور آپ کالج میں لیکچرر بن گئے۔

سرگودھا کی جماعت سے منسلک رہے۔ دعوت الی اللہ کے دوروں پر بہت جاتے تھے۔ تقریر اور دعوت الی اللہ کا ملکہ تھا۔ ذہن اور حافظہ بہت ہی اعلیٰ تھا۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا سے ریٹائر ہوئے۔ 2 سال تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں وقف بعد ریٹائرمنٹ کی درخواست کی جو منظور ہونے پر 14 سال کا لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں اردو اور فارسی کے اعزازی استاد رہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کے حافظہ میں بے شمار لوگوں کے حالات و واقعات سن وار اور تاریخ وار محفوظ تھے۔

فی البدیہہ تقریر بلند آواز میں کرتے احمدیت کے دشمنوں اور دوستوں کی بہت سی باتیں ذاتی علم اور تجربہ سے معلوم تھیں۔ آپ نے ماسٹر آف اورینٹل لینگویجز کی ڈگری حاصل کی تو آپ کی عمر 46 سال تھی۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت قرأت کے ساتھ بلاناغہ کرتے احمدیت کی ترقی کے لئے دعاگو رہتے۔ درثمین فارسی میں نے کچھ سال پہلے آپ سے پڑھی۔ آپ کو پوری پوری نظمیں زبانی یاد تھیں۔ آپ کا یقین تھا کہ

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

حضرت فضل عمر کی تفسیر کبیر بہت یاد تھی۔ قرآن کریم اور دین سے عشق تھا۔ آپ بتاتے تھے کہ 1930ء میں کوئی مولوی ہندوستان میں ان کے علاقے میں فارسی کی مشہور مثنوی معنوی رومی پڑھاتا تھا میں نے اس سے پوچھا "آپ قرآن کیوں نہیں پڑھاتے" تو بولا "قرآن کا درس تو مرزائی دیتے ہیں"۔

میری بہن وسیمہ نے والد صاحب کی بڑھاپے میں بہت خدمت کی۔ آخر میں تنہائی اور کمزوری نے بستر پر ڈال دیا تھا۔ یادداشت بہت ہی اچھی رہی۔ اسد اللہ احمد اور میں وفات کے وقت پاس تھے۔ میرا یہ بیٹا اللہ کے فضل سے واقف نو اور مدرسۃ الحفظ کا طالب علم ہے۔ والد صاحب کے چاروں پوتے، تینوں نواسے اور ایک نواسی واقفین نو ہیں۔ والد صاحب کی وفات پر میرے جن عزیزوں نے میری مدد کی ان کے لئے دل سے دعاگو ہوں اور درخواست **دعا کرتی ہوں**۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33611 میں مبارک احمد شاہد ولد ماسٹر محمد انور صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر 40 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 53/1 بلاک ایس دارالفتوح ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع دارالفتوح ربوہ نمبر S - 1 / 53 مالیتی چار لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2722 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد شاہد S-53/1 دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظہور احمد ولد رزاق بخش دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد لطیف ولد فقیر احمد 21/25 دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر 33612 میں فائقہ بشریٰ بنت ملک صفی اللہ صاحب قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/7 دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 170 گرام 330 ملی گرام مالیتی 9355.00 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فائقہ بشریٰ 17/7 دارالرحمت غربی ربوہ جھنگ۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی 17/5 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد یونس A-12/8 دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر 33613 میں صوبیدار نصیر محمد خان ولد چوہدری علی محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/50 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ از فوج مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صوبیدار نصیر محمد خان 10/50 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم ولد احمد دین خادم بیت اللطیف دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ولد عبدالکریم 18/32 دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 33614 میں نثار احمد گجر ولد نیاز احمدؒ گجر قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی حلقہ برکت حال مدرسۃ الظفر دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 930 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نثار احمد گجر مدرسۃ الظفر دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالبصیر 7/28 دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالغفار شاہد دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ۔

مسل نمبر 33615 میں عطیہ القدوس سعدیہ بنت محمد عبدالسمیع گل صاحب قوم گل جٹ پیشہ ملازمت و خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/13 دارالعلوم غربی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 7 گرام 670 ملی گرام مالیتی 3742 روپے اس وقت مجھے مبلغ نوصد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیہ القدوس سعدیہ 13/13 دارالعلوم غربی ب ربوہ۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالسمیع گل وصیت نمبر 24146 والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 سید شاہد احمد شاہ وصیت نمبر 30621۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ عزیزم مامون الرشید کھوکھر ابن مکرم عبدالرشید صاحب کھوکھر مقیم لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المصور بنت مکرم جاوید ظفر اللہ صاحب مقیم کینیڈا خاکسار نے 6000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 17 جون 2001ء بعد نماز عصر بیت مہدی میں پڑھا۔ عزیزم مامون الرشید مکرم عبدالرحیم صاحب مرحوم آف سائپرس کا پوتا اور عزیزہ امۃ المصور مکرم قریشی فضل حق صاحب گولبازار ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ولادت

مکرم حافظ فخر احمد صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 ستمبر 2001ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صوفیہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم عبدالرشید صاحب درویش مرحوم آف گوجرانوالہ کی نواسی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ بشریٰ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد خالد صاحب کارکن دفتر مال آمد ربوہ کا مورخہ 29 ستمبر 2001ء کو C.M.H راولپنڈی میں دل کا بائی پاس اپریشن متوقع ہے۔

مکرم خالد محمود مجید صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فورٹ عباس کا چھوٹا بیٹا فیضان احمد خالد جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے

مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب محاسب جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے آنکھوں کا اپریشن کروایا ہے۔

محترمہ بیگم افضال بیگ صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں اور ستی میڈیکل ہسپتال رائے ونڈ میں داخل ہیں۔

دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

ولادت

محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ملک نور محمد صاحب مرحوم آف واہ کینٹ حال ربوہ دارالرحمت شرقی (ب) سے تحریر فرماتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے بیٹے عزیزم ابراہیم احمد ملک صاحب اور عزیزہ اقصیٰ مرزا صاحبہ کو مورخہ 21۔ اگست 2001ء بروز منگل بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام صندل احمد ملک تجویز ہوا ہے۔ نومولود بچی محترم ملک نور محمد صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم مرزا رفیق احمد صاحب آف واہ کینٹ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود بچی کو نیک، صالح، خادمہ دین بنائے نیز صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف پنجاب نے ایم۔ ایس۔ سی انوائرنمنٹل سائنس، پی۔ جی۔ ڈی۔ انوائرنمنٹل سائنس میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے جنگ 24-9-2001۔

یونیورسٹی لاء کالج قائداعظم کیمپس لاہور نے سیلف سپورٹنگ کی اساس پر ایل ایل بی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے جنگ 23-9-2001

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملتان نے ایم۔ ایڈ میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 اکتوبر 2001ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے جنگ 23 ستمبر 2001ء

یونیورسٹی آف لاہور نے ماسٹر ان پبلک ہیلتھ (MPH) میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے جنگ 23-9-2001

گورنمنٹ کالج لاہور نے BCS(Hons) میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے انٹری ٹیسٹ 13 اکتوبر 2001ء کو ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے ڈان 27-9-01

لاہور لاء کالج نے L.L.B میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔ مزید معلومات کے لئے 27/9/01 (نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ: 28 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 20 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 29۔ ستمبر۔ غروب آفتاب: 5-59

☆ اتوار 30۔ ستمبر۔ طلوع فجر: 4-38

☆ اتوار 30۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب: 5-59

پاکستان نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا وزیر خارجہ

عبدالستار نے کہا ہے کہ پاکستان نے 11 ستمبر کے واقعات سے پیدا شدہ صورتحال اور افغانستان کی بنیاد پر کوئی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی ہے دہشت گردی کے خلاف پاکستانی موقف اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہے۔ پاکستان، افغانستان میں کسی ایسی حکومت کو مسلط کرنے کے پلان میں حصہ نہیں بنے گا۔ جسے افغان عوام کی حمایت نہ حاصل ہو کیونکہ ہم طالبان حکومت کو تسلیم کرتے ہیں جسے عوام کی حمایت حاصل ہے۔ وزیر خارجہ نے ان خیالات کا اظہار قومی یکجہتی کے بارے میں انٹرفلو اور عسکری کمرشل بینک کے مشترکہ میڈیا سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

پاکستان اور امریکہ اسامہ کو تلاش کریں گے

پاکستان اور امریکہ مل کر اسامہ بن لادن کو تلاش کریں گے۔ دونوں اس سلسلے میں ایک دوسرے سے تعاون پر متفق ہو گئے۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکی اور پاکستانی ماہرین کے درمیان یہ معاہدہ تین روزہ بات چیت کے بعد ہوا جس سے امریکہ کی طرف سے اسامہ کو ٹھکانے کی نشاندہی کر کے فوجی آپریشن کے ذریعہ انہیں قتل یا گرفتار کرنے کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔

کراچی سے خیبر تک قومی یکجہتی ریلیاں صدر

جنرل مشرف کی اپیل پر پورے ملک میں 27 ستمبر کو یوم یکجہتی پاکستان انتہائی جوش و خروش سے منایا گیا۔ ریڈیو ٹی وی سے خصوصی پروگرام پیش کئے گئے۔ تمام چھوٹے بڑے شہروں میں تاریخ ساز قومی یکجہتی ریلیاں نکالی گئیں۔ جن میں بوڑھوں جوان بچوں اور خواتین کی بڑی تعداد بھی شریک تھی۔ مختلف شہروں میں خصوصی تقاریب ہوئیں۔

طالبان نے پاکستان کے کسی مشورے کو نہیں مانا وفاقی وزیر مواصلات و ریلوے جنرل (ر)

جاوید اشرف نے کہا ہے کہ طالبان آزاد منش لوگ ہیں۔ وہ پاکستان کی مانتے ہیں اور نہ پاکستان سے ڈکٹیشن لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا نے انہیں تنہا کر دیا ہے۔

پاکستان کی 90 فیصد جہادی تنظیمیں جعلی اور فراڈ ہیں۔ امریکہ کا ساتھ دینے کی بجائے امریکہ کے خلاف جہاد کی بات کرنے والے مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق جیسے جہادی رہنماؤں نے زندگی میں کبھی خود جہاد میں حصہ نہیں لیا۔ صرف چندہ اکٹھا کرنے اور سیاست چمکانے والے لوگ ہیں انہیں افغانستان میں جہاد کے لئے بس میں سوار کر کے بھیجیں تو یہ بس سے اتر کر بھاگ جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ریلوے میو گارڈن کلب میں یوم یکجہتی پاکستان کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

چیئرمین لاہور سیکنڈری بورڈ اپنے دفتر میں قتل

لاہور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے چیئرمین ڈاکٹر محمد یعقوب کو ایمپلائز یونین کے سابق صدر مقبول حسین اور اس کے ساتھی نے دفتر میں گھس کر فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ واردات کے بعد بورڈ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ملازمین نے کام بند کر دیا۔ پولیس نے نعش پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوا کر تفتیش شروع کر دی۔ 60 سالہ ڈاکٹر محمد یعقوب ایک سال قبل لاہور بورڈ میں بطور چیئرمین تعینات ہوئے تھے اور ڈسپلن کے معاملے میں سخت گیر مشہور تھے۔ معلوم ہوا ہے انہوں نے مقبول حسین کو قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر برطرف کر دیا تھا۔

باقی صفحہ 8 پر

ہر قسم کی قے، اُلٹی، پیٹ درد، مروڑ کا موثر علاج

GHP-370/GH پیٹ درد۔ قے

20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ قائم شدہ 1958ء فون 211538

خورشید

مرکب افسنتین

معدہ اور جگر کی پرانی کمزوری۔ وہم اضطراب۔ گھبراہٹ اور کولیسٹرول کنٹرول کرنے کے لئے مفید ترین مرکب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت ہے

کمپیوٹر کے ایڈوانس کورسز (Java, C++, Oracle, M.C.S.E, Autocad) اور F.Sc./I.C.S اور میٹرک سائنس مضامین کی کوچنگ (ٹیوشن) کیلئے کوالفائیڈ مرد اور خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے

• کمپیوٹر ابتدائی اور ایڈوانس کورسز • ڈریس ڈیزائننگ (کٹنگ، سٹچنگ، ایمبرائڈری)

• سائنس کوچنگ (ٹیوشن کلاسز) F.Sc./I.C.S اور میٹرک

• لینگویجز انگلش، فرنچ، جرمن (لکھنا، پڑھنا اور بولنا) • فائن آرٹس پینٹنگ کورسز

Abacus ایبکس

• کمپیوٹر سٹڈیز • ڈریس ڈیزائننگ • سائنس کوچنگ • لینگویجز • فائن آرٹس

دارالرحمت شرقی الف ربوہ

فون: 213694,211668

مشرف نے لامحدود تعاون کا وعدہ کیا ہے

امریکی فوجی وفد اپنے پاکستانی ہم منصبوں سے دہشت گردی کے خلاف امریکی مہم میں تعاون پر مذاکرات کے بعد واپس روانہ ہوگیا- پینٹا گون کے اہلکار نے بتایا کہ پاکستانی حکام سے مذاکرات مفید رہے- صدر مشرف نے امریکہ کے ساتھ لامحدود تعاون کا وعدہ کیا- انہوں نے تعاون کی نوعیت کے بارے میں کچھ بتانے سے انکار کیا-

جنگ رکوانے کے لئے پاکستان کی آخری کوشش

پاکستان نے افغانستان کے خلاف امریکی حملہ رکوانے کے لئے ایک اور سفارتی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اس سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی سفارتی وفد جمعہ کو افغانستان پہنچا- سی این این کے مطابق اس وفد میں اعلیٰ سرکاری حکام شامل ہوئے وفد کے ارکان طالبان کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ جنگ سے بچنے کے لئے اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں ادھر قندھار میں طالبان ذرائع نے وفد کی آمد کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اب تک جو اطلاع دی گئی ہے اس کے مطابق وفد ممتاز علماء پر مشتمل ہوگا اور یہ سرکاری سرپرستی میں ہیں-

امریکہ پر ہونے والے حملوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کے پیش نظر صدر مملکت نے درست وقت میں درست فیصلہ کیا اور بھارت کی پاکستان کو عالمی برادری میں تنہا کرنے کی سازش کو ناکام بنادیا- ملک کو درپیش چیلنج کا تقاضا ہے کہ پوری قوم تمام اختلافات بھلا کر اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کرے- اسلام امن کا دین ہے اور دہشت گردی کی شدید مذمت کرتا ہے- دینی جماعتیں بغیر ثبوت کے اسامہ کو ملزم ٹھہرا کر افغانستان کو تباہ کرنے کے امریکی ارادے کے خلاف احتجاج کر رہی ہیں- ان خیالات کا اظہار مختلف مقررین نے پاکستان نیشنل فورم کے زیر اہتمام ایک سیمینار میں کیا-

ضرورت ملازم برائے سٹور

ہمیں اپنے سٹور پر کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے- کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک خواہش مند حضرات اوقات کار میں رابطہ قائم کریں

وقار ٹریڈرز 10/24 راجیکی روڈ ربوہ
فون 04524-213974 رہائش 212747

بچوں کے لئے مفید کیور یٹو ادویات

① BABY TONIC	20/-	بچوں کی کمزوری' سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے کامیاب دوا ہے
② BABY POWDER	15/-	بچوں میں قے اور دستوں کے لئے مفید ہے
③ BABY GROWTH COURSE	50/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دوا ہے-
④ DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا' جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے-
⑤ PICA COURSE	35/-	بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے
⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE	35/-	بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے

ادویات ولٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

فرنچ وانگلش لینگویج کلاسز

تفصیلی اشتہار صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

ایبکس Abacus فون: 213694 211668

نمائندہ روزنامہ "الفضل"

شعبہ اشتہارات کا دورہ

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران اسلام آباد' راولپنڈی کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لا رہے ہیں امراء کرام صدر صاحبان' مربیان کرام و دیگر عہدیداران جماعت احمدیہ سے پر زور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے

(مینیجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل

بلال انٹرپرائزز سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

We Save Your Appliances

UNIVERSAL STABILIZERS

UNIVERSAL® REGD TRADE MARK

VOLTAGE STABILIZERS/REGULATORS

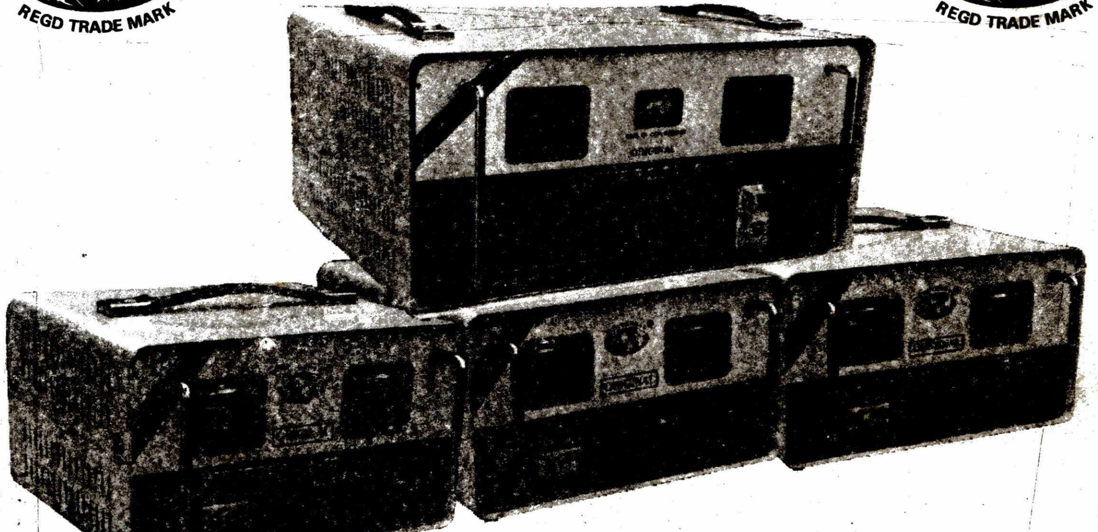

PEACE is the need of the day and the UNIVERSAL® Stabilizer provides it

Voltage Stabilizers/Regulators for Refrigerator, Freezer, Computer, Fax, Dish Antenna, Photocopier, Air Conditioner and Home appliances
(Also available in time delay and auto cutoff models)

®TMRegd#113314, 77396 Ⓓ Design Regd#6439 © Copy Right: 4851, 4938, 5562, 5563, 5775

Dealer: HASSAN TRADERS RABWAH

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61